11575- محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک نوٹ لکھ دیں ؟

پسندیدہ جواب

بنواسرائیل میں اختلاف پیدا ہوا اورانہوں نے اپنے عقیدے اور شریعت میں تبدیلی اور تحریف کرڈالی تو حق مٹ گیا اورباطل کا ظہور ہونے لگا اور ظلم وستم اورفساد کا دوردورا ہوا امت اورانسانیت کوایسے دین کی ضرورت محسوس ہوئی جوحق کوحق اورباطل کومٹائے اورلوگوں کوسراط مستقیم کی طرف چلائے تورحمت الہی جوش میں آئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اس کتاب کوہم نے آپ پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کوواضح کردیں جس میں وہ اختلاف کررہے ہیں اوریہ ایمان داروں کے لیے راہنمائی اوررحمت ہے}. النحل (64)۔

اللہ تبارک وتعالی نے سب انبیاء ورسل اس لیے مبعوث فرمائے تاکہ وہ اللہ وحدہ کی عبادت کی دعوت دیں اورلوگوں کواندھیروں سے نورھدایت کی طرف نکالیں ، توان میں سب سے پہلے نوح علیہ السلام اورآخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{ہم نے ہرامت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ وحدہ کی عبادت کرواورطاغوت سے بچو}. النحل (36)۔

اورانبیاء ورسل میں آخراورخاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{(لوگو) تمہارے مردوں میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ تعالی کے رسول اور خاتم النبیین ہیں}. الاحزاب (40)

اورہرنبی خاص طورپراس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوسب لوگوں کی طرف عام بھیجا گیا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اورہم نے آپ کوتمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اورڈرانے والا بنا کربھیجا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اسے کا علم نہیں رکھتی}. سبا (28)۔

اوراللہ تبارک وتعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پرقرآن مجید نازل فرمایا تاکہ وہ انہیں ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نوراسلام کی روشنی کی طرف نکالیں ۔

اللہ عزوجل نے فرمایا :

.{الریہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اس لیے اتاری ہے کہ آپ لوگوں کوان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اجالے اورروشنی کی طرف لائیں، زبردست اور تعریفوں والے اللہ کے راہ کی طرف}.ابراھیم (1) ۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب الھاشمی قریشی عام فیل جس میں ہاتھیوں والے کعبہ منہدم کرنے آئے تھے تواللہ تعالی نے انہیں نیست نابود کردیا میں مکہ مکرمہ کے علاقہ میں پیدا ہوئے ۔

آپ ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے توان کے والد کا انتقال ہوگیا اورآپ یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے اورانہیں حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا، پھر والد آمنہ بنت وھب کے ساتھ اپنے ماموں کی زیارت کے لیے مدینہ آئے اورمدینہ سے مکہ واپس آتے ہوئے راستے میں ابواء نامی جگہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ فوت ہوگئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت عمر چھ برس تھی، اس کے بعد دادا عبدالمطلب نے کفالت کا ذمہ لیا اورجب دادا فوت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر صرف آٹھ برس تھی ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت ان کے چچا ابوطالب نے لے لی تووہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی اورپرورش کرنے لگے اوران کی عزت وتکریم کرتے اورچالیس برس سے بھی زیادہ دفاع بھی کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابوطالب اس ڈر سے کہ آباء واجداد کے دین کو ترک کرنے پر قریش اسے عار دلائیں گے اسلام قبول کیے بغیر ہی فوت ہوا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی عمر میں مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے، پھر خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالی عنہا کا مال تجارت لے کر شام کی طرف گئے جس میں بہت زیادہ نفع ہوا، اور خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی وامانت ودیانت اوراخلاق بہت پسند آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کرلی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس اور خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عمر چالیس برس تھی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زندگی میں اورکوئی شادی نہیں کی ۔

اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی پرورش فرمائی اوراحسن وبہتر ادب سکھایا، ان کی تربیت فرماکر انہیں علم وتعلیم سے نوازا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق وپیدائشی اعتبار سے قوم میں سے احسن واعلی قرار پائے، اور عظیم مروءت اوروسیع حلم بردباری اوربات کے پکے اور سچے اورامانت کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے تھے جس کی بنا پر قریش انہیں صادق اورامین کے لقب سے پکارتے رہے ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوخلوت پسند ہونے لگی تووہ غار حراء میں کئی کئی دن رات گوشہ نشین رہ کر اپنے رب کی عبادت بجالاتے اوراس سے دعائیں کرتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتوں، شراب اوراخلاق رذیلہ سے نفرت اور بغض رکھتے اورپوری زندگی ان کی طرف التفات بھی نہیں فرمایا ۔

اورجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پینتیس 35 برس کی عمر کوپہنچے توسیلاب کی بنا پر کعبہ کی دیواریں خستہ حال ہونے کی بنا پر قریش نے اس کی تعمیر نوکی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں شریک ہوئے، جب حجر اسود کا مسئلہ آیا تو قریش آپس میں اختلاف کرنے لگے جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم اور فیصل مانا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر منگوا کر اس میں حجر اسود رکھا پھر قبائل کے سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اس کے کونے پکڑیں تو اس طرح ان سب نے اسے اٹھایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے حجر اسود کواس جگہ پر لگا دیا اوراس پر دیوار بنائی گئی اوراس طرح سب کے سب راضی ہوئے اور جھگڑا ختم ہوا ۔

اہل جاھلیت میں کچھ اچھی خصلت بھی تھیں مثلا کرم وفا اور شجاعت وبہادری، اور کچھ دین ابراھیم علیہ السلام کے بقایا مثلا بیت اللہ کی تعظیم اورطواف، حج اور عمرہ، اورقربانی ذبح کرنی وغیر بھی موجود تھیں ۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی خصیص اورذمیم گندی خصلتیں بھی ان میں موجود تھیں، مثلا زنا، شراب نوشی، سودخوری، لڑکیوں کوزندہ درگور کرنا، ظلم وستم، اور سب سے قبیح اور شنیع کام بتوں کی عبادت تھی ۔

دینِ ابراھیم میں تبدیلی کرنے اور بتوں کی عبادت کرنے کی دعوت دینے والا سب سے پہلا شخص عمرو بن لحي الخزاعی تھا جس نے مکہ مکرمہ وغیرہ میں بت درآمد کیے اور لوگوں کو ان بتوں کی عبادت کی طرف دعوت دی ان بتوں میں ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر شامل ہیں۔

اس کے بعد عربوں نے کئی اور بھی بت بنا لیے جن کی عبادت کرنے لگے وادی قدید میں مناۃ، اور وادی نخلہ میں عزي اور کعبہ کے اندر ھبل اور کعبہ کے ارد گرد بھی بت ہی بت اور لوگوں نے اپنے گھروں میں بھی بت رکھے ہوئے تھے اور لوگ اپنے فیصلے کاہنوں نجومیوں جادوگروں سے کرواتے۔

جب اس صورت میں شرک وفساد عام ہو چکا تھا تو اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حالات میں مبعوث فرمایا تو ان کی عمر چالیس برس تھی بعثت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف بلانے اور بتوں عبادت کو ترک کرنے کی دعوت دینا شروع کی تو قریش مکہ نے اس کا انکار کیا اور کہنے لگے:

{کیا اس نے سب معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا ہے بلاشبہ یہ تو بہت ہی عجیب سی چیز ہے} ص (5)۔

تو اس طرح ان بتوں کی اللہ تعالی کے علاوہ عبادت کی جانے لگی حتی کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید اسلام دے کر مبعوث فرمایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے ان بتوں کو توڑ کر نیست ونابود کیا تو حق غالب اور باطل جاتا رہا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

{اور آپ کہہ دیجئے کہ حق غالب ہو گیا اور باطل جاتا رہا اور پھر باطل تو ہے ہی مٹنے والا} الاسراء (81)۔

تو جب سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حراء جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیا کرتے تھے فرشتہ آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے کا حکم دیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو پڑھنا نہیں جانتا تو فرشتے نے تکرار سے کئی بار کہا اور تیسری بار یہ وحی نازل ہوئی فرمان باری تعالی ہے:

{اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا فرمایا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا فرمایا، تو پڑھ اور تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا} العلق (1-4)۔

تو اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء سے واپس لوٹے تو آپ کپکپاتے ہوئے اپنی بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئے اور انہیں سارا قصہ سنایا اور کہنے لگے مجھے تو اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو وہ انہیں اطمنان دلاتے ہوئے کہنے لگیں:

اللہ تعالی کی قسم اللہ تعالی آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔

اللہ کی قسم آپ تو صلہ رحمی اور سچی بات کرتے ہیں، اور آپ کمزور اور ضعیف لوگوں کا بوجھ اٹھاتے اور فقیر کی مدد کرتے اور مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور حق کی مدد کرتے ہیں۔

تو خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا انہیں لے کر چچا زاد ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو کہ جاھلیت میں نصرانی ہو گیا تھا، جب انہوں ورقہ سے سارا قصہ بیان کیا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا:

یہ تو وہی پاکباز ناموس ہے جو موسی علیہ السلام پر نازل ہوا کرتا تھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین کہ جب انہیں ان کی قوم اذیت دیں اور انہیں وہاں سے نکال دیں تو وہ صبر سے کام لیں۔

اور وحی کچھ مدت کے لیے رک گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوگئے ۔

وہ ایک دن چل رہے تھے تو اچانک ایک بار پھر آسمان وزمین کے درمیان فرشتے کو دیکھا تو گھر واپس آکر چادر اوڑھ لی تو اللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرمائیں

.{اے کپڑا اوڑھنے والے ! کھڑا ہوجا اور آگاہ کردے ، اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کر ، اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھا کر ، اور ناپاکی کو چھوڑدے}. المدثر (1-4) ۔

پھر اس کے بعد وحی کا سلسلہ چل نکلا اور مسلسل وحی آتی رہی ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت خاموشی سے دیتے رہے پھر اللہ تعالی نے کھل کر اور ظاہری دعوت دینے کا حکم نازل فرمایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی اور بڑے پیار سے لڑآئی وقتال کے بغیر حق کی دعوت دینی شروع کی اور سب سے پہلے اپنے عزیز اقارب اور پھر ان کے ارد گرد والے لوگوں کو اور پھر سب عرب کو اور پھر اس کے بعد پوری دنیا کے لوگوں کو حق کی دعوت دی ۔

اللہ تعالی نے دعوت حقہ کو ظاہر کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

.{جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اسے کھول کر سنادیں اور مشرکوں سے اعراض کرتے رہیں}. الحجر (94) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں غنی اور شرف والے اور کمزور وضعیف ، فقراء اور تھوڑے سے مرد وعورتیں شامل تھیں ، ان سب کو دین اسلام کی بنا پر اذیتیں دی گئیں اور بعض کو تو قتل بھی کردیا گیا ، اور کچھ نے حبشہ کی طرف ھجرت کی تاکہ قریش کی اذیت سے فرار ہوں اور چھٹکارا حاصل ہوسکے ، اور ان کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اذیت سے دوچار کیا گیا حتی کہ اللہ تعالی نے دین اسلام کو غلبہ عطا کیا ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس برس کی ہوئی اور بعثت کو دس برس گذر گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حمایت کرتا اور قریش کی اذیت وتکالیف سے بچاؤ تھا اس دنیا سے کوچ کرگیا ، پھر آپ کی غمخوار بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا بھی اس دنیا سے اسی سال رخصت ہوگئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اذیتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور قریش کی جرات اور بڑھ گئی جو کہ ابوطالب کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں کرسکتے تھے اب ہر طرح کی تکلیف دینے لگے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجروثواب کی نیت کرتے ہوئے صبر سے کام لیا ۔

لیکن جب قریش کی اذیت وتکالیف اور جرات میں اضافہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے طائف کی جانب نکلے اور وہاں کے لوگوں کو دعوت توحید دی لیکن کسی نے بھی وہ دعوت قبول نہ کی بلکہ الٹا اذیت وتکلیف دی اور پتھر برسائے حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں خون آلود ہوگئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ واپس آکر حج وغیرہ کے موسم میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف ہوگئے ۔

پھر اللہ تعالی نے مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصی تک براق پر سوار کرکے جبریل امین کی صحبت میں معراج کرائی اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کو نماز پڑھائی اور پھر انہیں آسمان دنیا پر لے جایا گیا جہاں انہوں نے آدم علیہ السلام اور اچھے اور سعادت مند لوگوں کی روحوں کو ان کے دائیں جانب اور بدبخت اور شقی لوگوں کی روحوں کو ان کے بائیں جانب دیکھا ۔

پھر دوسرے آسمان پر لے جائے گئے تو وہاں عیسی اور یحیی علیہم السلام اور تیسرے آسمان میں یوسف علیہ السلام اور چھوتھے آسمان میں ادریس علیہ السلام اور پانچویں میں ھارون علیہ السلام اور چھٹے میں موسی علیہ السلام اور ساتویں میں ابراھیم علیہ السلام کو دیکھا پھر انہیں سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے ان سے کلام

فرمائی اوران کی امت پردن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں ، پھراس میں تخفیف کرکے پانچ رکھیں لیکن اجرپچاس کا ہے رہنے دیا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پراللہ تعالی کے فضل کرم سے پانچ نمازوں پراستقرار ہوا ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہونے سے قبل ہی مکہ واپس تشریف لائے توجوکچھ رات ہوا تھا اس کا قصہ ان کے سامنے بیان کیا ، تومومنوں نے اس کی تصدیق اورکافروں نے تکذیب کی ، اسی معراج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

{پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کورات کے کچھ حصہ میں مسجد حرام سے مسجد تک کی سیر کرائی جس کے اردگرد ہم نے برکتیں کررکھیں ہیں تاکہ ہم اپنی آیات دکھلائیں بلاشبہ وہ اللہ سننے اوردیکھنے والا ہے} الاسراء (1) ۔

پھر اللہ تعالی نے ایسے لوگ مہیا اورتیارکردیے جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد ونصرت کریں توموسم حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے خزرج قبیلہ کے کچھ لوگوں سے ملے تووہ اسلام لائے اورمدینہ واپس جاکراسلام کوپھیلایا اوردوسرے سال پھر موسم حج میں دس سے کچھ زیادہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوملے اورجب وہ واپس جانے لگے تونبی صلی اللہ علیہ وسمل نے ان کے ساتھ مصعب بن عمیررضی اللہ تعالی عنہ کوروانہ کیا تاکہ وہ لوگوں کوقرآن مجید کی تعلیم دیں اورانہیں اسلام سکھائیں تواس طرح مصعب رضی اللہ تعالی عنہ کے ھاتھوں بہت سی خلقت مسلمان بن کراسلام میں داخل ہوئی جن میں قبیلہ اوس کے زعماء سعد بن معاذاوراسید بن حضیر رضی اللہ تعالی عنھم شامل تھے ۔

اس کے بعدآئندہ برس موسم حج میں اوس اورخزرج میں سے ستر 70 سے زائد افراد آئے اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کومدینہ ھجرت کرآنے کی دعوت دی کیونکہ اہل مکہ نے ان سے بائیکاٹ کیا اورانہیں تکالیف دے رکھی تھیں ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وعدہ فرمایا کہ میں تم سے ایام تشریق کی کسی رات عقبہ کے پاس ملوں گا ۔

جب رات کا تیسرا حصہ گذرگیا تووہ وعدہ کی جگہ پرآئے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کواپنےچچا عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ موجود پایا عباس رضی اللہ تعالی اس وقت مسلمان تونہیں ہوئے تھے لیکن ان کی خواہش تھی کہ وہ بھتیجے کے اس معاملے میں ان ساتھ لازمی رہیں ، توعباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اوراسی طرح قوم نے بھی اچھی بات چیت کی ، پھرانہوں نے اس پرنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ھجرت کریں تووہ ان کی مدداوران کا دفاع کریں گے توانہیں جنت ملے گی توہرایک نے اس پر بیعت کی اوراس کے بعدوہاں سے چلے گئے ۔

'اس کے بعدپھر قریش کواس کا علم ہوا توانہوں نے انہیں پکڑنے کے لیے ان کاپیچھا کیا لیکن اللہ تعالی نے انہیں نجات دی اوررسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مدت تک مکہ میں رہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

{اوریقینا اللہ تعالی بھی اس کی مدد ونصرت کرے گا جواس کی مدد کرتا ہے بلاشبہ اللہ تعالی قوی اورغالب ہے} الحج (40) ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کومدینہ ھجرت کرنے کا حکم دیا توانہوں نے ھجرت کی لیکن کچھ کومکہ کے مشرکوں نے روک دیا ، اورپھر مکہ میں صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکر ، علی رضی اللہ تعالی عنہ باقی بچے جب اہل مکہ کوصحابہ کرام کی ھجرت کا علم ہوا تووہ اس سے خوفزدہ ہوئے کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ جاملیں گے لھذاانہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوقتل کرنے کی سازش تیارکی ، تواللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کوبھیج کراس کی خبرکردی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کوحکم دیا کہ وہ ان کے بستر پررات گزاریں اوران امانتوں کوجونبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں واپس لوٹائیں ۔

تواس طرح مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پرکھڑے پہرہ دیتے رہے تاکہ انہیں قتل کیا جائے اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان سے ہی نکل کرابوبکررضی اللہ تعالی عنہ کے گھرپہنچے تواس طرح اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوان کی مکروفریب اورسازشوں سے محفوظ رکھا ، اللہ تعالی نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا :

{اور جب کافر آپ کے خلاف سازشیں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا پھر قتل کر دیں اور یا جلاوطن کر دیں وہ تو سازشیں کر رہیں ہیں اور اللہ تعالی بھی تدبیر کر رہا ہے اور اللہ تعالی سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے} الانفال (30) ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ھجرت کا عزم کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ غار ثور کی طرف جانکلے اور اس میں تین راتیں ٹھرے اور عبداللہ بن ابی اریقط کو اجرت دے کر حاصل کیا تا کہ وہ انہیں راستہ بتائے جو کہ اس وقت مشرک تھا اپنی دونوں سواریاں بھی اس کے سپرد کر دیں ۔

تو اس طرح قریش میں کھلبلی مچ گئی کہ یہ کیا ہوا انہوں نے ہر جگہ تلاش کیا لیکن اللہ تعالی نے ان کی حفاظت فرمائی اور کفار سے محفوظ رکھا جب تلاش ٹھنڈی پڑ گئی تو وہ دونوں مدینہ کی طرف چل نکلے جب قریش پر مایوسی چھا گئی تو انہوں نے انعام کا اعلان کہ جو بھی ان دونوں یا کسی ایک کو پکڑ لائے اسے دو سو اونٹ دیے جائیں گے تو لوگ مدینہ کے راہ پر انہیں تلاش کرنے لگے ، سراقہ بن مالک کو علم ہوا جو کہ مشرک تھا تو اس نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی جس پر اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا تو اسے علم ہو گیا کہ انہیں پکڑا نہیں جاسکتا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی اپیل کی اور کہا کہ میں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو سراقہ واپس آ گیا اور دوسروں کو بھی روکنے لگا پھر فتح مکہ کے بعد سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہو گئے ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو مسلمانوں کو ان کے آنے کی بہت زیادہ خوشی ہوئی اور انہوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور مردوں اور عورتوں اور بچوں خوشی اور فرحت سے نے ان کا استقبال کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں ٹھرے اور وہاں پر مسلمانوں کے ساتھ مل کر مسجد قبا کی بنیاد رکھی اور وہاں دس راتوں سے زیادہ قیام فرمایا پھر جمعہ کے دن وہاں سے سوار ہو کر مدینہ کا رخ کیا اور نماز جمعہ بنو سالم بن عوف میں پڑھائی پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے تو لوگوں نے انہیں گھیر رکھا اور اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھے تا کہ وہ ان کے پاس ٹھریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے یہی کہتے جا رہے تھے اسے چھوڑ دو یہ اللہ کے حکم کی تابع ہے حتی کہ اونٹنی جس جگہ پر آج مسجد نبوی ہے پر بیٹھ گئی ۔

اور اس طرح اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے موقع فراہم کیا کہ آپ اپنے ماموں کے پاس مسجد کے قریب رہائش پذیر ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر میں قیام فرمایا ، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے اپنے اہل عیال اور بیٹیوں اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر والوں کو مدینہ لانے کے لیے کچھ صحابہ کو روانہ کیا ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اس جگہ پر جہاں اونٹنی بیٹھی تھی مسجد نبوی بنانے میں مشغول ہوئے اور مسجد کا قبلہ بیت المقدس بنایا اور کھجور کے تنوں کو ستون اور چھت کھجور کی ٹہنیوں کی بنائی ، پھر بعد میں کچھ مہینوں بعد تحویل قبلہ ہوا تو نماز بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کی جانب منہ کر کے پڑھی جانے لگی ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مھاجرین کے درمیان مؤاخات قائم کی جو کہ مؤاخات مدینہ کے نام سے معروف ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یھودیوں کے ساتھ مصالحت کی اور اس پر ایک معاھدہ لکھا جس میں صلح اور مدینہ کا دفاع شامل تھا ، اور یھودیوں کے عالم عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہو گئے لیکن عام یھودیوں نے اسلام لانے سے انکار کیا اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی ۔

اور ھجرت کے دوسرے سال اذان مشروع ہوئی اور اللہ تعالی نے بیت اللہ کی طرف قبلہ کر دیا اور رمضان کے روزے فرض کیے گئے ۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں استقرار حاصل کر لیا اور اللہ تعالی نے اپنی مدد و نصرت سے تائید فرمائی اور مھاجرین وانصار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور دلوں میں الفت و محبت پیدا ہو کر دل جمع ہو گئے تو دشمنان اسلام یھودیوں منافقوں اور مشرکوں نے یک سو ہو کر ایک ہی کمان سے تیر و تفنگ چلانے شروع کر دیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت اور تنکلیف اور لڑائی کی دعوت دینے لگے تو اللہ تعالی انہیں صبر اور درگزر اور مہربانی کرنے کا حکم دیتا رہا لیکن جب ان کے ظلم و ستم میں اضافہ ہوا تو اللہ تعالی نے بھی مسلمانوں کو لڑائی اور جہاد کی اجازت دیتے ہوئے یہ فرمان نازل فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{ان (مسلمانوں) لوگوں کو جن سے لڑآئی کی جارہی ہے انہیں بھی مقابلہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں بلاشبہ اللہ تعالی ان کی مدد کرنے پر قادر ہے}.الحج (39) ۔

پھر اللہ تعالی نے ان مسلمان کو پر قتال فرض کردیا کہ جو بھی ان سے قتال کرے اس سے لڑائی کرنا فرض ہے :

.{اللہ تعالی کے راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا}.البقرۃ (190) ۔

پھر اللہ تعالی نے مسلمانوں پر سب مشرکوں سے قتال فرض کردیا فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم تمام مشرکوں سے جھاد کرو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں}.التوبۃ (36) ۔

تو اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعوت الی اللہ اور جھاد فی سبیل اللہ کے ذریعے حد سے تجاوز کرنے والوں کی سازشوں اور مظلوم لوگوں سے ظلم کو ختم کرنے لگے تو اللہ تعالی نے ان کی مدد و نصرت فرمائی حتی کہ سارے کا سارا دین اللہ ہی کا ہوجائے ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان دو ھجری میدان بدر کے میں مشرکوں سے جنگ کی تو اللہ تعالی نے مدد فرمائی اور مشرکوں کی کمر ٹوٹ گئی ، اور تین ھجری میں بنو قینقاع کے یھودیوں نے غداری اور معاھدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک مسلمان کو قتل کردیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ سے شام کی طرف جلاوطن کردیا ۔

پھر قریش نے بدر میں اپنے مقتولین کا بدلے لینے کے لیے شوال تین ھجری میں مدینہ کے قریب میدان احد میں پڑاو کیا اور دوران جنگ تیر اندازوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی جس کی بنا پر مسلمانوں کی مدد اور نصرت مکمل نہ ہوسکی اور مشرکین مکہ کی بھاگ نکلے اور مدینہ میں داخل نہ ہوسکے ۔

پھر بنو نضیر کے یھودیوں نے معاھدہ توڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بڑا سا پتھر پھینک کر انہیں قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالی نے نجات دی بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ھجری میں ان کا محاصرہ کرکے انہیں خیبر کی طرف جلاوطن کردیا ۔

پانچ ھجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق کی دشمنی ختم کرنے کے لیے ان پر چڑھائی کردی تو اللہ تعالی نے ان کی مدد فرمائی اور ان کے مال کو غنیمت اور انہیں قیدی بنایا ۔

پھر اس کے بعد یھودیوں کے زعماء نے مختلف قبائل اور گروہوں کو مسلمانوں کے خلاف اٹھا کیا تا کہ اسلام کو اس کے گھر میں ہی ختم کردیا جائے تو مدینہ کے گرد مشرک ، حبشی ، اور غطفان کے یھودی اکٹھے ہوگئے تو اللہ تعالی نے ان کی سازشوں کو نیست و نابود کرکے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و نصرت فرمائی اسی کے بارہ میں فرمان باری تعالی ہے :

.{اور اللہ تعالی نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) واپس لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا اور اس جنگ میں اللہ تعالی خود ہی مومنوں کو کافی ہوگیا اللہ تعالی بڑی قوتوں والا اور غالب ہے}.الاحزاب (25) ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا بھی ان کی غداری اور معاھدہ توڑنے کی بنا پر محاصرہ کیا تو اللہ تعالی نے مدد فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قتل اور اولاد کو غلام اور مال کو غنیمت بنالیا ۔

اور چھ ھجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی زیارت اور طواف کا قصد کیا لیکن مشرکوں نے انہیں روک دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر دس سال تک لڑائی نہ کرنے پر صلح کی تا کہ اس میں لوگ امن حاصل کریں اور جو کچھ چاہیں اختیار کریں تو اس کی بنا پر لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے ۔

سات ھجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پرچڑھائی کردی تاکہ یھودی کا قلع قمع کیا جاسکے جنھوں نے مسلمانوں کا جینا دوبھر کررکھا تھا توان کا بھی محاصرہ کیا اوراللہ تعالی کی مدد سے مال ودولت اورزمین غنیمت میں حاصل ہوا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا میں بادشاہوں کوخطوط لکھ کراسلام کی دعوت دی ۔

آٹھ ھجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کی قیادت میں ایک لشکر ترتیب دے کر حد سے تجاوز کرنے والوں کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا لیکن رومیوں نے بہت عظیم لشکر جمع کیا اورمسلمانوں کے بڑے بڑے قائد شھید کردیے گئے اورباقی مسلمانوں کواللہ تعالی نے ان کے شر سے محفوظ رکھا ۔

اس کے بعد مشرکین مکہ نے معاھدہ توڑدیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم لشکرلے کے ان کی سرکوبی کے لیے نکلے اورمکہ فتح ہوا تو بیت اللہ بتوں اور کافروں سے پاک صاف ہوگیا ۔

پھر شوال آٹھ ھجری میں غزوہ حنین ہوا تاکہ ثقیف اورھوازن کوسبق سکھایا جائے تواللہ تعالی نے انہیں شکست سے دوچار کرکے مسلمانوں کوبہت سارے مال غنیمت سے نوازا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جاکر طائف کا محاصرہ کیا لیکن اللہ کے حکم سے اس کی فتح نہ ہوسکی تواللہ تعالی نے ان کے لیے دعا فرمائی اوروہاں سے چل پڑے تواہل طائف بعد میں مسلمان ہوگئے ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اورمال غنیمت تقسیم کیا اور عمرہ کرنے کے بعد مدینہ کی طرف واپس نکل کھڑے ہوئے ۔

نوھجری کوسخت تنگ دستی اورشدید قسم کی گرمی کے موسم میں غزوہ تبوک ہوا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی سرکوبی کے لیے تبوک کی طرف رواں دواں ہوئے اوروہاں پہنچ کرپڑاؤ کیا اورکسی سازش کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور بعض قبائل کے ساتھ مصالحت ہوئی اورمال غنیمت لے کرمدینہ کی طرف واپس پلٹے ، تواس طرح غزوہ تبوک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس شرکت فرمائی ۔

اوراسی سال قبائل کے وفود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوراسلام میں داخل ہوتے گئے جن میں وفد بنی تمیم ، وفد طئ ، وفد عبدالقیس ، اوروفد بنوحنیفہ شامل ہیں جوسب کے سب مسلمان ہوگئے ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کواس سال حج کا امیر بنا کر لوگوں کے ساتھ روانہ کیا اوران کے ساتھ علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی روانہ کیا اورانہیں کہا کہ وہ لوگوں پر سورۃ البراۃ کی تلاوت کریں تاکہ مشرکوں سے برات ہوسکے ، اورانہیں یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کردیں ، توعلی رضی اللہ تعالی عنہ نے یوم النحر (عیدالاضحی کے دن) کویہ کہا :

(ہے لوگو کوئی بھی کافر جنت میں نہیں داخل ہوسکتا اوراس سال کے بعد کوئی بھی مشرک حج کے لیے نہیں آسکتا اورنہ ہی بیت کا طواف ننگے ہوکر کیا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا بھی کوئی معاھدہ ہے وہ اپنی مدت تک رہے گا) ۔

دس ھجری کونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا عزم کیا اورلوگوں کو بھی اس کی دعوت دی تومدینہ وغیرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے خلقت حج کے لیے نکلی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ سے احرام باندھا اورذی الحجہ کے مہینہ میں مکہ پہنچے اور طواف ، سعی اورلوگوں کومناسک حج سکھائے اورعرفات میں ایک عظیم اورجامع خطبہ ارشاد فرمایا جس میں عادلانہ اسلامی احکامات مقرر کرتے ہوئے فرمایا :

(لوگو میری بات سنومجھے علم نہیں ہوسکتا ہے کہ میں آئندہ برس تم سے نہ مل سکوں ، لوگو بلاشبہ تمہارا مال اورخون اور عزت تم پراسی طرح حرام ہے جس طرح کہ آج کا یہ دن اوریہ مہینہ اورتمہارا یہ شہر حرام ہے ، خبردار جاہلیت کے سارے امور میرے قدموں کے نیچے ہیں اوراسی طرح جاھلیت کا خون بھی ختم اورسب سے پہلا جوخون معاف کیا جاتا ہے وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جس نے بنوسعد میں دودھ پیا تھا تواسے ھذیل نے قتل کردیا میں اسے معاف کرتا ہوں ۔

اورجاہلیت کا سود بھی ختم ہے اورسب سے پہلا جوسود ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے بلاشبہ یہ سب کا سب ختم کردیا گیا ہے ، تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اس لیے کہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے اوران کی شرمگاہوں کوتم نے اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے ۔

اوران عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہووہ تمہارا بستر نہ روندے ، اوراگر وہ یہ کام کریں توتم انہیں ایسی مارماروجوکہ زخمی نہ کرے اورہڈی نہ توڑے اور تم پران کا کھانے پینے اورلباس اوررہائش کا اچھے طریقے سے انتظام کرنا ہے ۔

اورمیں تم میں وہ چھوڑرہاہوں اگر تم اسے تھامے رکھوگے توگمراہ نہیں ہوسکتے وہ کتاب اللہ ہے ، اورتم سے میرے بارہ میں سوال ہوگا توتم کیا کہوگے ؟

صحابہ نے جواب دیا ہے ہم اس کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے یقینی طورپر پہنچا دیااور تبلیغ کردی اوران کا حق ادا کردیااورپھر آپ نے نصیحت بھی کردی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کرکہنے لگے اوراسے لوگوں کی طرف بھی کررہے تھے اے اللہ گواہ رہ اے اللہ گواہ رہ یہ تین بار کہا) ۔

اورجب اللہ تعالی نے دین اسلام کو مکمل کردیااوراس کے اصول مقرر کردیے توعرفات میں اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ فرمان نازل کیا :

{آج میں نے تمہارے دین کوکامل کردیا ہے اور تم پراپنا انعام تمام کردیا ہے اورتمہارے لیے اسلام کے دین کے ہونے پرراضی ہوگیا ہوں} المائدۃ (3) ۔

اوراس حج کوحجۃ الوداع کا نام دیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج کے موقع پر لوگوں الوداع کہا اوراس کے بعد آپ نے کوئی اورحج نہیں کیا پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لے آئے ۔

گیارہ ھجری صفر کے مہینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کومرض شروع ہوا توجب مرض شدت اختیار کرگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔

اورربیع الاول میں مرض اورشدت اختیار کرگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بارہ 12 ربیع الاول بروز سوموار چاشت کے وقت رفیق اعلی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون ، اس سے مسلمانوں کوبہت ہی زیادہ غم وحزن پہنچا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منگل والے دن بدھ کی رات غسل دیا گیا اور مسلمانوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اورعائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ میں دفن کردیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تواس دنیا سے جاچکے لیکن ان کا دین قیامت تک باقی رہے گا ۔

پھر مسلمانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی غاراور ھجرت میں ان کے رفیق ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو خلیفہ چنا اوران کے بعد مسند خلافت پر عمر بن خطاب اورپھر عثمان غنی اوران کے بعد علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین خلیفہ بنے ، اورانہیں خلفاء راشدا کا نام دیا جاتا ہے اوریہی خلفاء راشدین المہدیین ہیں ۔

اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت ساری نعمتوں کے ساتھ احسان کیا ہے اورانہیں اخلاق کریمہ کی وصیت اوردرس دیا جس طرح کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

{کیا اس نے آپ کو یتیم پا کرجگہ نہیں دی ؟ اورتجھے راہ سے بھولا ہوا پا کرھدایت نہیں دی ؟ اورتجھے نادار پا کر تونگر نہیں بنایا ؟ پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر ، اورنہ سوال کرنے والے کوڈانٹ ڈپٹ ، اوراپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتارہ} الضحی (6-11) ۔

اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے اخلاق عظیمہ سے نوازا جوکہ ان کے علاوہ کسی اورمیں نہیں پائے جاتے حتی کہ اس کی تعریف رب العزت نے کچھ اس طرح فرمائی ہے :

{اوربلاشبہ آپ توخلق عظیم کے مالک ہیں} القلم (4) ۔

تواس اخلاق کریمہ اورصفات حمیدہ کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دلوں میں اپنے رب کے حکم سے الفت ومحبت ڈال دی اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اللہ تعالی کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اوراگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے دور چلے جاتے توآپ ان سے درگزر کریں اوران کے لیے استغفار کریں پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہوجائے تواللہ تعالی پر بھروسہ کریں بلاشبہ اللہ تعالی توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے} آل عمران (159) ۔

اوراللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوسب لوگوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیا اوران پر قرآن مجید نازل فرما کر دعوت الی کا حکم دیا جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں فرمایا ہے :

{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) یقینا ہم نے آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بھیجا ہے، اوراللہ تعالی کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا روشن چراغ} الاحزاب (45-46) ۔

اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کودوسرے انبیاء پرچھ فضائل سے نوازا ہے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مجھے دوسرے انبیاء پرچھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئ ہے، مجھے جوامع الکلم دیے گئے ہیں، اور میری رعب ودبدبہ کے ساتھ مدد کی گئ ہے، اور میرے لیے غنیمت حلال کی گئ ہے، اور میرے لیے زمین پاک اور مسجد بنا‏ئ گئ ہے، اور میں سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گيا ہوں، اور میرے ساتھ نبوت کا خاتمہ کیا گيا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (523) ۔

تواس لیے سب لوگوں پرواجب ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان لائيں اوران کی شریعت کی اتباع کریں تا کہ انہیں جنت میں داخلہ مل سکے فرمان باری تعالی ہے :

{اورجواللہ تعالی کی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت ہی بڑی عظیم کامیابی ہے} النساء (13) ۔

اہل کتاب میں سے جوبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان لائے اللہ تعالی نے اس کی تعریف کی اوراسے اجر عظیم کی خوشخبری سنائ ہے جس طرح کہ اس فرمان میں ہے :

{جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنائت فرمائ وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اورجب اس کی آیات ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تووہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہیں ہم تواس سے پہلے ہی مسلمان ہیں، یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیئے جائيں گے، یہ نیکی سے بدی کوٹال دیتے ہیں اور ہم نے انہيں جوکچھ دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں} القصص (52-54) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین قسم کے لوگوں کودوہرا اجر دیا جائے گا، اہل کتاب میں سے وہ شخص جواپنے نبی پرایمان لایا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوپایا توان پر بھی ایمان لایا اوراس کی اتباع اور تصدیق کی تواسے دوہرا اجر ہے ۔ الخ) ۔

اور جوبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے، اور کافر کی سزا جہنم ہے جس طرح کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

{اورجوبھی اللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پرایمان نہیں رکھتا توہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی ہوئ آگ تیار کررکھی ہے} الفتح (13) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جان ہے کسی نصرانی اور یھودی تک میری دعوت پہنچے اور وہ اس پر ایمان نہ لائے جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اور وہ اسی حالت میں مرجائے تو جہنمی ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (154) ۔

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر اور انسان ہیں انہیں غیب کا علم نہ ®